سیف اللہ خالد

قادیانی لابی نیشنل ایکشن پلان متنازعہ بنانے کے لیے سرگرم

پولیس اور بیوروکریسی میں موجود قادیانی لابی نیشنل ایکشن پلان کو متناعہ بنانے کے لیے متحرک ہوگئی۔ شرانگیز مواد تلف کرنے کی آڑ میں ختم نبوت کا لٹریچر بھی قابل دست اندازی پولیس بنا ڈالا۔ اس حوالے سے ڈیرہ غازی خان اور راولپنڈی میں مقدمات درج کر لیے گئے اور گرفتاریاں بھی کی گئی ہیں۔ وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ قاری حنیف جالندھری نے تسلیم کیا ہے کہ ایسی شکایات مل رہی ہیں، جن کی تصدیق کے بعد حکومت سے بات کی جائے گی۔

''امت'' کو دستیاب اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف نیشنل ایکشن پلان کے تحت ملک بھر میں شرانگیز لٹریچر کو ممنوع قرار دے کر پولیس کو اس کے خلاف کارروائی کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ لیکن بیوروکریسی اور پولیس میں موجود قادیانی کارندے موقع سے فائدہ اٹھا کر نیشنل ایکشن پلان کو ہی متنازع بنانے پر تل گئے ہیں۔ ذرائع کے مطابق چونکہ شرانگیز مواد کی کوئی واضح تشریح موجود نہیں، اس لیے شرپسند سرکاری افسران اپنی مرضی کرتے ہوئے قومی اتفاق رائے میں دراڑیں پیدا کرنے کی کوشش میں ہیں اور ایک ایسے وقت میں جب فرانس میں توہینِ رسالت کے سبب عام مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہیں، یہ لوگ پاکستان میں بھی اشتعال پیدا کرتے ہوئے ختم نبوت کے حوالے سے لٹریچر کو بھی شرانگیز قرار دے کر لوگوں کے خلاف مقدمات درج کرنے لگے ہیں۔

اطلاعات کے مطابق وفاق المدارس اور جے یو آئی کے اجلاس میں ڈیرہ غازی خان سے آنے والے مدارس کے مہتمم حضرات نے یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ پولیس اہلکار مدارس میں چھاپے مار رہے ہیں، لائبریریوں میں موجود ختمِ نبوّت لٹریچر کو نفرت انگیز قرار دے کر کارروائی کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور ذمہ داران کو بلیک میل کیا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق جن اضلاع میں قادیانی پولیس افسر تعینات ہیں ان علاقوں میں نہ صرف یہ کہ مدارس کے خلاف کارروائیاں زور و شور سے جاری ہیں بلکہ مدارس میں موجود ختم نبوت کے لٹریچر کو شرانگیز قرار دے کر مقدمات بھی درج کیے جا رہے ہیں، جس سے نہ صرف ختمِ نبوّت سے متعلق تنظیمات بلکہ عوامی سطح پر بھی اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق راولپنڈی میں کمیٹی چوک پر واقع کتب خانوں کے خلاف بھی دو روز قبل کارروائی کی گئی۔ پولیس نے کئی کتب خانوں کی تلاشی لی اور قرآن محل نامی ایک کتب خانہ پر چھاپہ کے دوران ختمِ نبوت کے حوالے سے کتاب ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' برآمد ہونے پر نفرت انگیز مواد کی فروخت کا مقدمہ درج کر کے ملازم عطاء اللہ اور دیگر کو گرفتار کر لیا گیا۔ جبکہ کتب خانے کے مالک طفیل کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا جا چکا ہے۔

دوسری جانب وزارت داخلہ کے ذرائع کا دعویٰ ہے کہ پولیس کو ایسی کوئی ہدایات جاری نہیں کی گئیں۔ صرف ایسے لٹریچر کی تلفی کا کہا گیا ہے جو دہشت گردی اور انتہا پسندی کا سبب بن رہا ہے، تاکہ دہشت گردی کو کنٹرول کیا جا سکے۔ حکومت اس سلسلے میں علماء سے بھی مدد حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ذریعے کا دعویٰ ہے کہ اب تک کی تمام تر تحقیقات میں یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ فرقہ وارانہ دہشت گردی کا بنیادی سبب نفرت انگیز اور توہین آمیز لٹریچر

ہے، لہٰذا حکومت نے اس کی تلفی کا فیصلہ کیا ہے تا کہ دہشت گردوں کے ساتھ دہشت گردی کی وجہ کو بھی ختم کیا جا سکے۔

''امت'' کی اطلاع کے مطابق پنجاب کے مختلف شہروں میں پولیس اہلکار اس اصطلاح کی آڑ میں بلیک میلنگ اور رشوت خوری کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں اور ان کا ہدف صحابہ و اہل بیت کی توہین پر مشتمل مواد یا کسی فرقے کی دل آزاری پر مشتمل لٹریچر نہیں ہے بلکہ ختم نبوت سے متعلق کتب پر اعتراضات کر کے مدارس اور کتب خانوں کو دھمکایا جا رہا ہے کہ اگر ''خدمت'' نہ کی گئی تو ان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا جائے گا۔ راولپنڈی، لاہور، فیصل آباد اور ڈیرہ غازی خان کے کتب فروش حضرات نے ''امت'' کو بتایا کہ ختم نبوت کا لٹریچر بھی شرانگیز قرار دے کر بلیک میل کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ ایک کتب فروش کے ذاتی مطالعہ میں موجود ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کی قادیانیت سے متعلق کارروائی پر مشتمل کتاب کو شرانگیز قرار دے دیا گیا۔ ''امت'' کے استفسار پر ہر دکان دار کو ایک ہی خوف لاحق تھا کہ اگر نام شائع ہو گیا تو رشوت دے کر بھی جان نہیں چھوٹے گی اور مقدمہ درج کر لیا جائے گا۔ جب کہ ڈیرہ غازی خان اور دیگر علاقوں میں مدارس سے بھی ایسی ہی شکایات ملی ہیں۔

اس حوالے سے ''اُمّت'' نے گزشتہ روز وزارت داخلہ کے اجلاس کے بعد وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ قاری حنیف جالندھری سے بات چیت کی تو انھوں نے بھی تصدیق کی کہ بعض جگہ سے ایسی اطلاعات مل رہی ہیں کہ پولیس علماء اور مدارس کو ختمِ نبوّت کے لٹریچر پر بھی تنگ کر رہی ہے اور اسے نفرت انگیز قرار دیا جا رہا ہے۔ لیکن اس الزام میں کارروائی سراسر غلط ہے، کیونکہ ختمِ نبوّت مسلمانوں کا اساسی عقیدہ ہے۔ جس پر کوئی سمجھوتہ ممکن ہی نہیں۔ دوسرے یہ کہ قادیانیوں کے خلاف قومی اسمبلی میں بحث ہوئی اور قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا ہے۔ قادیانیت کے عقائد پر بحث اور ان کا رد خود پارلیمنٹ کے ریکارڈ کا حصہ اور فیصلہ آئین کا حصہ ہے۔ آئین کی تشریح اور اس کی تشہیر کس طرح جرم قرار پا سکتی ہے۔ ایک سوال پر کہ اس طرح تو آئین پاکستان بھی زد میں آتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ بالکل اگر قادیانیوں کو کافر کہنا یا ختمِ نبوّت کا دفاع شرانگیزی ہے تو پھر جس کے پاس آئین کی کتاب ہے اس کے خلاف کارروائی کریں۔ انھوں نے کہا کہ ایسا کرنے والے آئین کی توہین کے مرتکب ہو رہے اور نیشنل ایکشن پلان کو متنازعہ بنا رہے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ آپ اس معاملے میں کس سطح پر بات کریں گے؟ انھوں نے کہا کہ ہم اپنے ذرائع سے تصدیق کر رہے ہیں۔ شواہد آ جانے پر اعلیٰ سطح پر اس معاملے کو اٹھائیں گے۔

مجلس احرار اسلام کے سیکریٹری جنرل عبداللطیف چیمہ نے ''امت'' سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی نہ صرف آئین بلکہ پاکستان کے بھی غدار ہیں۔ ان کی یہ حرکتیں دہشت گردوں کی حمایت کے مترادف ہیں۔ قادیانی لابیز دہشت گردوں کے خلاف قوانین کا رخ ان حلقوں کی طرف موڑنے کی کوشش کر رہی ہیں جو ہر دور اور ہر طرح کے حالات میں دہشت گردی کے خلاف آواز بلند کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم دہشت گردی کے خلاف کارروائی کی حمایت کرتے ہیں اور نفرت انگیز، توہین آمیز لٹریچر کے خلاف کارروائی کی بھی حمایت کرتے ہیں مگر اس کی آڑ میں پاکستان کی پارلیمان کے اتفاق رائے سے طے شدہ مسئلہ کو متنازعہ بنانے اور امت مسلمہ کے غیر متنازعہ عقیدہ اساس کو شرانگیزی قرار دینا دراصل دہشت گردوں کی مدد کے مترادف ہے۔ حکومت کو اپنی پالیسی واضح کرتے ہوئے پرامن دینی طبقے کے خلاف اپنا بغض نکالنے والوں کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔

(مطبوعہ: روزنامہ اُمّت، ۱۸ رجنوری ۲۰۱۵ء)